كلمة الحرمين

سید اکرام الحق جاوید

انہیں کہیں سے بلاؤ

ایک عرصہ ہوا عراق سے خیر کی خبر نہیں آئی۔ تیل، طاقت، دھویں، خون، گولی اور گرنیڈ کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ لاکھوں عراقی امریکیوں اور برطانویوں کی غنڈہ گردی، دھونس، بدکرداری اور دیگر بداخلاقی کے جرائم کا شکار ہیں۔ اس وقت تمام عراقی ''حالت کربلا'' میں ہیں۔ ان کے تمام بنیادی شہری حقوق سلب ہیں۔ کسی کی کوئی عزت محفوظ نہیں۔ نجف، تکریک، بغداد سارے ہی شہر فوجی چھاؤنیاں بن چکے ہیں۔ دنیا بھر کے ذرائع ابلاغ یہ مناظر دکھا دکھا کر بھی تھک گئے ہیں۔ ایک ہی جیسا منظر ہر روز دیکھنے میں آ رہا ہے۔ بے گناہ بچے، بوڑھے، معصوم خواتین، کوئی بھی تو ایسا نہیں جوان عیسائیوں اور یہودیوں کی دسترس سے باہر ہو۔ سبھی کے سبھی گنہگار، تمام کے تمام مجرم، کردہ گناہوں کی سزا ناکردہ گناہوں سے بھی زیادہ سنگین ہوتی ہے۔ اس تمام منظر کو اگر غیر کی آنکھ سے دیکھئے تو معلوم ہوتا ہے کہ عراق میں کوئی قانون نہیں اور خود امریکہ ''خدا'' بن بیٹھا ہے۔ اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے اور زمین و آسمان یہ تمام خونی ڈرامہ دیکھ رہے ہیں۔ پاکستانی عراقیوں کے درد میں مرے جا رہے ہیں۔ یہاں سے زیارتوں کیلئے جو وفود اور طائفے ایران اور عراق جایا کرتے تھے وہ رک گئے۔ کاروبار ٹھپ ہو گیا۔ پہلے بھی صورتحال اب سے مختلف نہ تھی۔ امریکی قبضے سے قبل وہ نجف جیسے شہروں میں پرانے آثار دیکھنے جایا کرتے تھے۔ اب پورا عراق ہی زیارت گاہ بن چکا ہے۔ علیؓ سے مدد مانگنے والے کیا اب نہیں دیکھ رہے ہیں کہ خود ان کے گھر محفوظ نہیں۔ حضرت علیؓ کے روضے کا دروازہ جسے کروڑوں ہونٹوں نے بوسے دیئے ہوں گے، اب دھماکے کی نذر ہو کر کرچیاں کرچیاں ہو گیا، لیکن علیؓ کچھ نہ کر سکے۔ قبر میں لیٹا ہوا کوئی آدمی اگر طاقت والا ہو تو وہ پھر وہاں لیٹا کیوں رہے وہ تو دشمنوں کی ایسی کی تیسی پھیر دے۔ بقول شاعر ؎

اللہ کہتا ہے، مجھ سے مانگو، یہ کہتے ہیں مانگیں کیسے؟
وہ تو ہم کو دیتا نہیں، یہ بابے لے کر دیتے ہیں
کس کے پاس ہے طاقت زیادہ سوال یہ پیدا ہوتا ہے

زندہ ہیں تو باہر نکلیں، قبر میں کس لئے رہتے ہیں

تو حضرت علیؓ بھی کچھ نہ کر سکے، نہ ہی وہ آئندہ کسی ظالم کا ہاتھ پکڑ سکیں گے۔ ظالم کا ہاتھ اللہ تعالیٰ ہی توڑتا ہے اور مظلوم کی بددعائیں اس کے عرش سے جاٹکراتی ہیں۔ اس لئے ظالم اور مظلوم کا معاملہ اس اللہ پر ہے جو آسمان دنیا پر جلوہ افروز ہے۔ کار بم دھماکہ کس نے کیا؟ کچھ کہتے ہیں کہ یہ کافروں کا کام ہے، کچھ کہتے ہیں صدام کا۔ ہمارے گلی محلوں میں کتنے ہی ایسے بابے، ملنگ، درویش، فقیر، جوگی، سنیاسی اور اللہ لوگ مارے مارے پھرتے ہیں کہ جن کے بارے میں کروڑوں ضعیف الاعتقاد لوگوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ ان کی موڑتا نہیں۔ یہ سنتا ہے، یہ سارے افغانی، عراقی، پاکستانی، بنگلہ دیشی اور بھارتی بابے مل کر بھی امریکی بمباری کا توڑ نہیں کر سکے۔ اب یہ تمام لوگ جو کہتے ہیں کہ درویشی حضرت علیؓ سے شروع ہوتی ہے۔ اب نہ حضرت علیؓ کچھ کر سکے، نہ یہ چیلے چانٹے، ہالی موالی اور کاسہ لیس اپنے جدامجد کے کام آ سکے۔ یہ ہمارے کب کام آئیں گے۔ حالات سے ثابت یہ ہوا کہ یہ سارے کردار ''ڈرامے'' کے کردار ہیں۔ جو مونچھیں لگا، مونچھیں کٹا کر، استرا پھرا کے، جوگی بن کے لوٹ ماری کرتے ہیں، بھلا نہیں۔

پھر یہ کہتے ہیں کہ ہم سے جو پوچھو ہم اللہ کے فضل سے بتا دیں گے۔ ہمیں اللہ نے علم دیا ہوا ہے۔ درحقیقت یہ کہنا چاہتے ہیں کہ غیب ہم بھی جانتے ہیں۔ قبوری بھائیوں کے نزدیک تو یہ کوئی خاص کوالٹی ہے ہی نہیں۔ ان کا پیر زندہ مردہ غیب جانتا ہوتا ہے۔ صدام کی گرفتاری کیلئے امریکہ نے 30 لاکھ ڈالر کی رقم کا اعلان کیا ہے۔ یہ غیب سے پھر بتاتے کیوں نہیں کہ صدام فلاں جگہ ہے، جاکر انعام جیتیں، زرمبادلہ پاکستان لائیں، خوشحالی آئے، آکر اللہ کی راہ میں خرچ کریں........ وہ تمام لوگ آج کہاں ہیں جو بانڈوں کے نمبر بتاتے ہیں..... لاٹریوں کی خرید وفروخت میں کردار ادا کرتے ہیں۔ آج جب ان کے ''علیؓ'' کو مدد کی ضرورت پڑی ہے تو کوئی بات نہیں کرتا۔ آج ان کا ''فیض'' کہاں ہے۔ یہ ''پہنچے ہوئے لوگ'' آج کہاں پھر رہے ہیں۔ یہ عراق کیوں نہیں پہنچتے۔ وہاں مصیبت پڑی ہے، یہ یہاں گلی بازاروں میں دھکے کھاتے پھر رہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ہر مصیبت، ہر آفت اور ہر تباہی ان ضعیف الاعتقاد، مشرک لوگوں کی بربادی کا سامان لے کر آتی ہے اور یہ جو پہلے ہی آدھے ننگے ہوتے ہیں، پورے کے پورے ننگے ہو جاتے ہیں۔ ان کا خدا کے معاملات میں کوئی تصرف نہیں ہے۔ تصرف تو کیا، ان کا وہاں سے گزر تک نہیں ہوتا۔ یہ تو خود گزر اوقات کرتے ہیں۔ بہتر ہے کہ عراقی اللہ سے اپنے شرک کی توبہ کریں۔ اپنے گناہوں سے معافی مانگیں۔